۷۸۶

15991
۸۲

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین و علمائے شرع اس مسئلے کے بارے میں:

کہ موضع "درہ کلے" تحصیل ایجنسی کے بازار سے تقریباً آٹھ کلو میٹر اور قریہ کبیرہ یوسف خیل سے تقریباً (3) تین کلو میٹر جبکہ فوجی کیمپ سے دو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ① اس موضع یعنی "درہ کلے" کی کل آبادی تقریباً پانچ سو (500) ہے۔ لیکن مذکورہ آبادی ایک محلے کی شکل میں نہیں ہے۔ بلکہ پہاڑوں سے آئے ہوئے پانی کے ایک ندی نے تقسیم کیا ہے۔ ایک طرف تقریباً تین سو (300) اور دوسری طرف تقریباً (200) افراد پر مشتمل ہے۔ دونوں اطراف میں تین مساجد ہیں۔ اور دو دکانیں ہیں۔ جسمیں بعض ضروری اشیاء مثلاً آٹا، چاول اور گھی وغیرہ دستیاب ہیں۔ لیکن کبھی کبھار مذکورہ اشیاء ختم ہو جاتی ہیں۔ جن کو خریدنے کیلئے لوگوں کو بازار (شہر) جانا پڑتا ہے۔ بلکہ اکثر طور پر مذکورہ اشیاء بازار سے ہی لائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس گاؤں میں لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے دو الگ الگ گورنمنٹ پرائمری سکول بھی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حیوانات کیلئے ایک شفا خانہ بھی ہے لیکن اکثر غیر فعال ہوتا ہے۔ مذکورہ گاؤں کو بڑی شاہراہ سے ایک سڑک بھی ذیل کر آئی ہے۔

(۲) [illegible]

① برائے مہربانی مذکورہ گاؤں (درہ کلے) میں نماز جمعہ پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

② کیا مذکورہ گاؤں فناء مصر میں داخل ہے کہ نہیں؟

③ کیا مذکورہ گاؤں قریہ کبیرہ میں داخل ہے یا نہیں؟

برائے مہربانی مسئلے کی خوب وضاحت فرمائیں۔ کیونکہ بعض حنفی علماء کہتے ہیں کہ یہاں جمعہ پڑھنا صحیح ہے۔ اور ان کی پیش کردہ دلیل یہ ہے کہ

اکابر علماء نے بھی بعض شرائط چھوڑ دی ہیں۔ اور ان کا خیال نہیں رکھا گیا۔ مثلاً سلطان و نائب سلطان کا موجود ہونا وغیرہ وغیرہ۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۲/۲۰۰۶
مورخہ

مستفتی: محمد اسلم خان احمدی
رابطہ نمبر: 03018847150
پتہ: درہ کلے گندھاب مہمند ایجنسی

بواسطہ: ارشاد خان
رابطہ نمبر: 03073737933
(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

حضراتِ فقہاءِ احناف ؒ کے نزدیک جمعہ صحیح ہونے کے لیے شہر فناء شہر، قصبہ یا بڑے گاؤں کا ہونا ضروری ہے، اور قصبہ کی تعریف ہمارے عرف کے مطابق یہ ہے:

جہاں آبادی چار ہزار (۴۰۰۰) کے قریب یا اس سے زیادہ ہو، اور ایسا بازار موجود ہو جس میں دوکانیں چالیس پچاس متصل ہوں، اور بازار روزانہ لگتا ہو، اور اس بازار میں ضروریات روزمرہ کی ملتی ہوں، مثلاً جوتہ کی دوکان بھی ہو، اور کپڑے کے بھی، عطار کی بھی ہو، بزاز کی بھی، غلہ کی بھی ہو اور دودھ گھی کی بھی، اور وہاں ڈاکٹر یا حکیم بھی ہوں، معمار و مستری بھی ہوں، وغیرہ وغیرہ اور وہاں ڈاکخانہ بھی ہو، اور پولیس کا تھانہ یا چوکی بھی ہو، اور اس میں مختلف محلے مختلف ناموں سے موسوم ہوں، پس جس بستی میں شرائط موجود ہوں وہاں جمعہ صحیح ہوگا، ورنہ صحیح نہ ہوگا۔ (ماخذہ امداد الاحکام ۱/۷۵۶)

دار الافتاء

اور سوال میں موضع "درہ کلے" کے جو کوائف ذکر کیے گئے ہیں، ان کی رو سے یہ چھوٹا گاؤں ہے یہ قریہ کبیرہ میں داخل نہیں نیز یہ مہمند ایجنسی اور یوسف خیل کے فناء میں بھی داخل نہیں لہٰذا اس میں جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز نہیں، اور اس علاقہ کے ساتھ دوسرے جن علاقوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اگر سب الگ الگ ناموں سے موسوم ہوں اور عرف میں ہر علاقے کو الگ نام سے پکارا جاتا ہو جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے اور موضع "درہ کلے" کو ان کا حصہ نہ سمجھا جاتا ہو تو ایسی صورت میں "درہ کلے" میں جمعہ قائم کرنا جائز نہیں، بلکہ جمعہ کے دن "درہ کلے" کے لوگوں پر ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنا لازم ہے۔

اور بعض علماء کا یہاں جمعہ کے صحیح ہونے پر یہ دلیل پیش کرنا کہ اکابر نے بعض شرائط (مثلاً سلطان یا نائب سلطان کا موجود ہونا) چھوڑ دی ہیں، درست نہیں، کیونکہ سلطان یا نائب سلطان کا موجود ہونا یا ان کا اذن ہونا ایک اضافی شرط ہے اور شرطِ مصر کے تابع ہے، اصل شرط مصر ہے، چنانچہ امداد الاحکام میں سلطان کی شرط کی حیثیت ان الفاظ سے واضح کی گئی ہے:

"رہا اذن سلطان یا سلطان کا شرط ہونا سو اس کے متعلق حنفیہ نے تصریح کی ہے کہ اذن سلطان اگر متعذر ہو تو عام مسلمان جس کو امام و خطیب مقرر کرلیں جائز ہے،

قال فی الدر ونصب العامة الخطیب غیر معتبر مع وجود من ذکرا ما مع عدمھم فیجوز لضرورة اھ ج ا ص ۸۴۲

قال الشامی تحتہ فلو الولاة کفاراً یجوز للمسلمین اقامة الجمعة ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب علیھم ان

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

یلتمسوا والیا مسلماً، اھ

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اذن سلطان کی شرط موجودگی سلطان کی صورت میں ہے، اور اگر سلطان نہ ہو تو یہ شرط نہیں، اور در حقیقت اذن سلطان کی شرط بھی شرط مصر کے تابع ہے، اصل شرط مصر ہے، لیکن چونکہ سلطان کو یہ اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی مصلحت کی وجہ سے گاؤں کو شہر بنادے، یا شہر کو گاؤں بنادے، تو سلطان کے ہوتے ہوئے اس کے اذن کی ضرورت اس لیے ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ سلطان کا ارادہ اس شہر کو شہر باقی رکھنے کا ہے گاؤں بنانے کا ارادہ بنانے کا نہیں ہے، فافہم "امداد الاحکام ج ۱ ص ۷۳۰"

إعلاء السنن (ج:۸/ص:۳)

عن علی رضی الله عنه أنه قال:" لا جمعة ولا تشريق إلا في مصر جامع ".
وقال تحته(ص:۱۰): فاصح الحدود ماصرح به في " تحفة الفقهاء" عن أبي حنيفة أنه بلدة كبيرة فيها سكك وأسواق، ولها رساتيق، وفيها والٍ يقدر رعلي إنصاف المظلوم من الظالم بحشمته، وعلمه أو علم غيره يرجع الناس إليه فيما يقع من الحوادث، وهذا هوالأصح انتهي-

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۲ / ۱۳۷)

ويشترط لصحته.... سبعة أشياء،الأول:المصر ،وهو ما لا يسع أكبر مساجده أهله المكلفين بها) وعليه فتوى أكثر الفقهاء مجتبى لظهور التواني في الأحكام وظاهر المذهب أنه كل موضع له أمير وقاض قدر على إقامة الحدود كما حررناه فيما علقناه على الملتقى---(أو فناؤه) بكسر الفاء (وهو ما) حوله (اتصل به) أو لا كما حرره ابن الكمال وغيره (لأجل مصالحه) كدفن الموتى وركض الخيل والمختار للفتوى تقديره بفرسخ ذكره الولوالجي.......................

..........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۴/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ

16/اگست/2018ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۴/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ

16/اگست/2018ء

الجواب صحیح

محمد طاہر غفرلہ

۴/۱۲/۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner